بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا گائے کا گوشت کھانے سے حدیث پاک میں منع کیا گیا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک حدیث سوشل میڈیا پر بہت وائرل ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "گائے کا دودھ پیا کرو اور اس کا گھی بھی کھایا کرو اور اس کا گوشت کھانے سے بچو کیونکہ اس کے دودھ اور گھی میں شفا ہے لیکن اس کے گوشت میں بیماری موجود ہے" (المستدرک حاکم: 8232)

سوال یہ ہے کہ کیا یہ حدیث درست ہے؟ نیز کیا واقعی گائے کے گوشت میں بیماری ہے اور کیا اس حدیث کی رو سے گائے کا گوشت نہیں کھا سکتے؟

جواب

یہ روایت المستدرک للحاکم اور بعض دیگر کتبِ حدیث میں قدرے مختلف الفاظ کے ساتھ منقول ہے، لیکن اس سے نہ گائے کے گوشت میں یقینی طور پر بیماری کا ثبوت ملتا ہے اور نہ ہی اس کے کھانے کی شرعی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اس کی چند وجوہات درج ذیل ہیں:

اولاً: اس روایت کی سند پر محدثین نے کلام کیا ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ لہٰذا اس روایت کی بنیاد پر گائے کے گوشت کو مضر، یا ممنوع قرار دینا درست نہیں۔

ثانیاً: گائے شریعت میں حلال جانور ہے، اس کی حلت سابقہ شریعتوں سے چلی آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حلال چوپایوں کے ضمن میں گائے کا بھی ذکر فرمایا ہے: ﴿وَ مِنَ الْاِبِلِ اثْنَیْنِ وَ مِنَ الْبَقَرِ اثْنَیْنِ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اور ایک جوڑا اونٹ کا اور ایک جوڑا گائے کا۔" (پارہ 8، سورۃ الانعام: 144) اگر گائے کا گوشت اپنی ذات میں مطلقاً نقصان دہ ہوتا، تو شریعت اسے مطلقاً حلال قرار نہ دیتی۔ اس کے مطلق حلال ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بذاتِ خود مضر غذا نہیں۔

ثالثاً: احادیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف سے گائے کی قربانی فرمائی۔ اگر گائے کا گوشت فی نفسہٖ مضر ہوتا، یا اس سے اجتناب شرعاً مطلوب ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی چیز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل نہ فرماتے۔

رابعاً: گائے کے گوشت کو "داء" (بیماری) قرار دینے کی بعض علماء نے یہ تاویل کی ہے کہ گائے کے گوشت کا بیماری ہونا خاص اہلِ حجاز کے حالات اور وہاں کی آب و ہوا کے اعتبار سے تھا۔ حجاز کی آب و ہوا خشک تھی اور گائے کے گوشت میں بھی خشکی غالب ہے، اس کے استعمال سے وہاں کے لوگوں کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ اس بنا پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطورِ طبی رہنمائی اس سے احتیاط کی تلقین فرمائی۔ لہذا یہ عمومی حکم نہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ گائے کے گوشت کو مطلقاً بیماری قرار دینا درست نہیں۔ البتہ بسیار خوری اور بے اعتدالی کی بنیاد پر، یا کسی مخصوص مرض، یا مزاج کے اعتبار سے یہ نقصان دہ ہو سکتا ہے، لیکن یہ معاملہ صرف گائے کے گوشت کے ساتھ ہی خاص نہیں، بلکہ بہت سی ایسی غذائیں ہوتی ہیں جو بے اعتدالی کے سبب، یا بعض بیماریوں میں، یا بعض مزاج والوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں، حالانکہ وہ بذاتِ خود مفید اور عام لوگوں کے لیے نقصان دہ نہیں ہوتیں جیسے فی زمانہ فاسٹ فوڈ، پیزا، برگر، تلی ہوئی چیزیں، بہت میٹھی چیزیں وغیرہا کھانا بھی بہت سے لوگوں کو نقصان دیتا ہے۔

امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ "المستدرک علی الصحیحین" میں حدیث روایت کرتے ہیں: "حدثني أبو بكر بن محمد بن أحمد بن بالويه، ثنا معاذ بن المثنى العنبري، ثنا سيف بن مسكين، ثنا عبد الرحمن بن عبد الله المسعودي، عن الحسن بن سعد، »عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود، عن أبيه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: عليكم بألبان البقر وسمنانها، و إيا كم ولحومها فإن ألبانها وسمنانها دواء وشفاء ولحومها داء" هذا حديث صحيح الإسناد، ولم يخرجاه" ترجمہ: مجھ سے ابو بکر بن محمد بن احمد بن بالویہ نے روایت بیان کی، انہوں نے فرمایا: ہم سے معاذ بن مثنیٰ عنبری نے روایت بیان کی، انہوں نے فرمایا: ہم سے سیف بن مسکین نے روایت بیان کی، انہوں نے فرمایا: ہم سے عبد الرحمن بن عبد اللہ مسعودی نے حسن بن سعد سے، انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے، انہوں نے اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم گائے کے دودھ اور اس کے گھی کو لازم پکڑو، اور اس کے گوشت سے بچو، کیونکہ اس کا دودھ اور اس کا گھی دوا اور شفا ہیں، جبکہ اس کا گوشت بیماری ہے۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے اسے روایت نہیں کیا۔ (المستدرک علی الصحیحین، کتاب الطب، جلد 4، صفحہ 448، رقم الحدیث: 8232، دار الکتب العلمیۃ- بیروت)

اس روایت کے بارے میں امام محمد بن عبد اللہ زرکشی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 794ھ) لکھتے ہیں: "وقال هذا حديث صحيح و لم يخرجاه قلت بل هو منقطع وفي صحته نظر فإن في الصحيح ان النبي صلى الله عليه وسلم ضحى عن نسائه بالبقر وهو لا يتقرب بالداء" ترجمہ: امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے، اور امام بخاری اور امام مسلم نے اسے روایت نہیں کیا۔ میں (مصنف) کہتا ہوں: بلکہ یہ روایت منقطع ہے، اور اس کی صحت محلِ نظر ہے؛ کیونکہ صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی چیز کے ذریعے اللہ کا تقرب حاصل نہیں کرتے جو بیماری ہو۔ (اللآلئ المنثورۃ فی الاحادیث المشہورۃ، صفحہ 148، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اس روایت کے بارے میں امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی 902ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "قلت: بل سنده ضعيف، و المسعودي اختلط والحديث منقطع" ترجمہ: میں (امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی) کہتا ہوں: بلکہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے، کیونکہ مسعودی آخری عمر میں اختلاط (حافظے میں خرابی) کا شکار ہو گئے تھے، اور حدیث منقطع ہے۔ (الأجوبة المرضية فيما سئل السخاوي عنه من الأحاديث النبوية، جلد 1، صفحہ 21-25، دار الراية للنشر والتوزيع)

گائے کا گوشت کھانے سے بچنے والی بات اہل حجاز کے ساتھ خاص ہے، چنانچہ امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ "المنہاج فی شعب الایمان" میں لکھتے ہیں: "ويحتمل أن يكون قال ذلك، لأن الأغلب عليها البرد واليبس، وكانت تلك البلاد شقة يابسة، فلم يأمن إذا انضم إلى ذلك الهواء أكل لحم البقر أن يزيدهم يبسًا فيتضر روابه. وإما ألبانها فرطبة، وسمنها بارد جيدًا. ففي كل واحد منهما الشفاء من ضرر والله أعلم" ترجمہ: اور یہ احتمال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات اس وجہ سے فرمائی ہو کہ گائے کے گوشت میں غالب صفت ٹھنڈک اور خشکی ہے، اور وہ بلاد (یعنی حجاز) بھی سخت اور خشک تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اندیشہ تھا کہ جب اس (خشک) ہوا کے ساتھ گائے کا گوشت کھانے کا اضافہ ہو گا تو ان میں خشکی مزید بڑھ جائے اور وہ اس سے نقصان اٹھائیں۔ اور جہاں تک اس کے دودھ کا تعلق ہے تو وہ تر (یعنی رطوبت والا) ہے، اور اس کا گھی ٹھنڈا اور عمدہ ہے۔ پس ان دونوں (دودھ اور گھی) میں ہر ایک کے اندر بیماری اور نقصان کا علاج موجود ہے، واللہ اعلم۔ (المنہاج فی شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 31، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

امام حلیمی کی بیان کردہ وجہ کو بہت سے محدثین اور مفسرین نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اور اسے مستحسن قرار دیا ہے۔ چنانچہ امام محمد بن عبد اللہ زرکشی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 794ھ) نے "التذکرۃ فی الأحادیث المشتہرۃ" میں، امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 902ھ) نے "المقاصد الحسنۃ" میں، امام عبد الرحمن بن ابی بکر، جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) نے "الدرر المنتثرۃ فی الأحادیث المشتہرۃ" میں، امام محمد طاہر بن علی فتنی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 986ھ) نے "تذکرۃ الموضوعات" میں، امام عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1031ھ) "فیض القدیر شرح الجامع الصغیر" میں، امام اسماعیل بن محمد عجلونی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1162ھ) نے "کشف الخفاء" میں، امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1127ھ) نے "روح البیان" میں نقل فرمایا:

چنانچہ روح البیان میں ہے: "وفى الحديث (عليكم بالبان البقر وسمنانها وإياكم ولحومها فان ألبانها وسمنانها دواء وشفاء ولحومها داء) وقد صح ان النبي عليه السلام ضحى عن نسائه بالبقر۔ قال الحليمي هذا اليبس الحجاز ويبوسة لحم البقر ورطوبة لبنها وسمنها فكأنه يرى اختصاصه ذلك به **وهذا التأويل المستحسن** والا فالنبى عليه السلام لا يتقرب الى الله تعالى بالداء فهو انما قال ذلك فى البقر لتلك اليبوسة" ترجمہ: اور حدیث میں ہے تم گائے کے دودھ اور اس کے گھی کو لازم پکڑو، اور اس کے گوشت سے بچو، کیونکہ اس کا دودھ اور گھی دوا اور شفا ہیں، جبکہ اس کا گوشت بیماری ہے۔ حالانکہ یہ بات صحیح سند سے ثابت

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی تھی۔ امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم حجاز کی خشکی (خشک آب وہوا) اور گائے کے گوشت کی خشکی، جبکہ اس کے دودھ اور گھی کی تری کی وجہ سے ہے، گویا کہ آپ نے اس کو حکم اسی خاص کیفیت کے ساتھ مخصوص سمجھا ہے۔ اور یہ اچھی تاویل ہے، ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے تقرب کے لیے کسی بیماری والی چیز کو اختیار نہیں کرتے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات گائے کے بارے میں اس کی اسی طبی خاصیت (خشکی) کی وجہ سے فرمائی۔ (روح البیان، جلد 3، صفحہ 116، دار الفکر، بیروت)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ گائے کی حلت (حلال ہونے) کا حکم کس وقت سے جاری ہوا، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اس کا گوشت تناول فرمایا (یعنی اس کا گوشت کھایا) یا نہیں؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا: "گائے کی حلت شریعت قدیمہ ہے۔ اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے: ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ الْمُكْرَمِیْنَ (24) اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ (25) فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ (26)﴾ دوسری جگہ فرمایا: ﴿بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ﴾۔ یعنی کیا آئی تیرے پاس خبر ابراہیم کے عزت دار مہمانوں کی، جب وہ اس کے پاس آئے بولے سلام، کہا سلام انجانے لوگ ہیں پھر جلدی کرتا اپنے گھر گیا، سو ان کے کھانے کو لے آیا ایک فربہ بچھڑا بھنا ہوا۔

احادیث سے ثابت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے قربانی کی، اور قربانی کا گوشت کھانے کا حکم فرماتے، مگر خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمایا یا نہیں، اس بارے میں کوئی تصریح (یعنی واضح طور پر گائے کے گوشت کھانے کا ذکر) حدیث میں اس وقت پیش نظر نہیں، واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم۔" (فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 320،321، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مزید آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گائے کی قربانی فرمائی اور اس کے کھانے کھلانے کا حکم فرمایا۔ خود بھی ملاحظہ فرمایا (یعنی خود بھی اس کا گوشت کھایا) یا نہیں، اس کا ثبوت نہیں، دنیا کی ہزاروں نعمتیں ہیں کہ حضور نے قصدا تناول نہ فرمائیں۔ گوشت گاؤ (گائے کے گوشت) کی مذمت میں جو حدیث ذکر کی جاتی ہے، صحیح نہیں (یعنی درجہ صحت پر نہیں)، واللہ تعالیٰ اعلم"۔

شہزادہ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان علیہ رحمۃ المنّان نے اس پر حاشیہ لکھا کہ "حدیثِ مسلم کتاب الزکوۃ کہ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے گوشت گاؤ (گائے کا گوشت) صدقہ میں آیا، وہ حضور کے پاس لایا گیا اور حضور سے عرض کیا گیا کہ یہ صدقہ ہے کہ بریرہ کو آیا، فرمایا اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ"۔ **اس سے بظاہر تناول فرمانا معلوم ہوتا ہے** ۱۲ حجۃ الاسلام حامد رضا رضی اللہ عنہ۔" (فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 321، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

گائے کا گوشت مطلقاً نقصان دہ نہیں بلکہ بعض طبیعتوں کیلئے تو بکری کے گوشت سے بھی زیادہ فائدے مند ہوتا ہے، چنانچہ ملفوظات اعلی حضرت میں ہے کہ حاضرین میں گائے کا گوشت کھانے کا اوراس کے مُضِر (یعنی نقصان دہ) ہونے کا ذکر آیا۔ اس پر (سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے) فرمایا: "وہ قطعاً حلال اور نہایت غریب پرور گوشت (یعنی غریبوں کی استطاعت کے مطابق سستا اور آسانی سے دستیاب گوشت ہے) اور بعض اَمزِجہ (یعنی طبیعتوں) میں گوشتِ بُز (یعنی بکری کے گوشت) سے نافع تر (یعنی زیادہ مفید) ہے۔ بہتیرے (بہت سے) گوشت کے شوقین اِسے پسند کرتے اور بکری کے گوشت کو بیمار کی خوراک کہتے ہیں اور اس کی قربانی کا تو خاص قرآنِ عظیم میں ارشاد ہے (پ 1، البقرہ: 71) اور خود حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِس (یعنی گائے) کی قربانی ازواج مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کی طرف سے فرمائی"۔ (ملفوظاتِ اعلی حضرت، صفحہ 68، 67 مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1261

تاریخ اجراء: 22 محرم الحرام 1448ھ/08 جولائی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net